2-تیرا ساتھ نہی بات میں تیرا ہات ہیں

ولادت: ۱۹۱۰ء

وفات: ۱۹۸۴ء

فیض احمد فیض

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بات	ہاتھ	مقتل	قتل گاہ، پھانسی گھاٹ

اشعار کی تشریح

شعر نمبر۔ 1

کب یاد میں تیرا ساتھ نہیں، کب ہات میں تیرا ہات نہیں

صد شکر کہ اپنی راتوں میں اب ہجر کی کوئی رات نہیں

تشریح:

غزل کے مطلع میں شاعر فیض احمد فیض اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے محبوب کیا ہوا جو تم مجسم صورت میں میرے پاس موجود نہیں ہوں۔ مجھے اب تمہاری جدائی کی کوئی فکر نہیں ہے۔ شاعر کو اپنے محبوب کا دیدار حاصل ہے۔ جس کا شکرادا کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اے میرے محبوب ! تو میرے ساتھ میری یادوں میں ہر وقت

موجود ہے۔ میرا ہاتھ ہر وقت تمہارے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ میں ہر وقت اپنے آپ کو آپ کے قریب محسوس کرتا ہوں۔ اس لیے میں اس بات پر اللہ کا صد بار شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ محبوب کے تصور سے میری راتیں اچھی گزرتی ہیں۔ اور جدائی کی کوئی رات میری زندگی میں نہیں ہے۔ شاعر محبوب کا دیدار چشم تصور سے کرتا ہے۔ اور مطمئن ہے۔

<u>شعر نمبر2</u>

مشکل ہیں اگر حالات وہاں، دل بیچ آئیں جاں بیچ آئیں

دل والو! کوچہ جاناں میں کیا ایسے بھی حالات ہیں؟

<u>تشریح:</u>

شاعر کہتا ہے کہ محبوب چونکہ بے رُخی برتتا ہے اور اپنے چاہنے والوں کو انتہائی مایوس کیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ محبوب کی گلی میں جانا بہت خطرناک ہے۔ وہاں ہر طرف خطرہ ہے اور جو وہاں جاتا ہے مصیبتوں اور مشکلات میں گھر جاتا ہے۔ شاعر سن کر کہتا ہے کہ اے عشق کا دعوی کرنے والو! اگر کوئی اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کرے اور دل کو بھی محبوب پر نثار کرنے کا ارادہ کر کے محبوب کی گلی میں داخل ہو جائے۔ تو کیا اس سے بھی مشکل حالات کا سامنا

ہو سکتا ہے۔ شاعر کہنا چاہتا ہے کہ عشق میں مشکلات اور حوادث سے گھبرانا سچے عاشق کی نشانی نہیں ہے۔ ان لوگوں کا عشق جھوٹا ہے جو مشکلات سے بھی بچنا چاہتے ہیں اور عشق کا دعوی بھی کرتے ہیں۔ عشق کا یہ شیوہ ہے کہ اس پر جان بھی قربان کر دی جائے کیونکہ محبوب کی گلی میں تو عاشق کو مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے۔

شعر نمبر-3

جس دم سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے

یہ جان تو آنی جانی ہے اس جہاں کی کوئی بات نہیں

تشریح:

شاعر کہتا ہے کہ ایک سچا عاشق مرنے کے بعد بھی سرخرو ہوتا ہے۔ یہ زندگی تو نا ہونے والی چیز ہے، اصل شے تو وہ حوصلہ اور جوش ہے جس سے سرشار ہو کر ایک عاشق موت کو گلے لگاتا ہے۔ گویا انسان مر جاتا ہے مگر اس کا سینہ تان کر تختہ دار تک جانا اور بڑی شان سے موت کو قبول کر لینا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے امر ہو جاتا ہے۔ اس عاشق کی شان، مرتبہ اور عزت باقی رہتی ہے۔ جو بے خوف اور آن بان سے قتل گاہ کی طرف جا کر اپنی جان اپنے محبوب پر قربان

کر لیتا ہے۔ یہ زندگی تو فانی اور چند روزہ ہے۔ اس کی پروا نہیں کرنی چاہیے۔ ایک دن تو ویسے بھی مرنا ہے۔ اگر سچے عشق کی خاطر جان کی قربانی دینی پڑے تو یہ سودا مہنگا نہیں۔

شعر نمبر۔4

میدان وفادربار نہیں، یاں نام و نسب کی پوچھ کہاں

عاشق تو کسی کا نام نہیں، کچھ عشق کسی کی ذات نہیں

تشریح:

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ عشق کسی کی ذات نہیں۔ جہاں لوگوں کو اُن کے نام و نسب اور خاندان کے مطابق درجہ اورعزت ملتی ہے۔ عشق کے لیے ایک نازک دل کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو ہر انسان کے جسم میں موجود ہے۔ شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ محبت میں حسب و نسب نہیں پوچھا جاتا یہ تو دلوں کا معاملہ ہے۔ جس سے محبت ہوتی ہے تو اس کی ذات اور خاندان کو نہیں دیکھا جاتا۔ نہ تو "عاشق" نام کسی خاص بندے کے لیے مختص ہے اور نہ ہی

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

عاشقی کسی خاص ذات سے منسوب ہے۔ اس لیے شاعر کہتا ہے کہ میدان وفا کسی بادشاہ کا دربار نہیں جہاں نام اور خاندان پوچھا جاتا ہے۔ بلکہ یہ تو ایک خالص جذبے کا نام ہے۔

شعر نمبر۔5

گر بازی عشق کی بازی ہے جو چاہو لگا دو ڈر کیسا

گر جیت گئے تو کیا کہنا، ہارے بھی تو بازی بات نہیں

تشریح:

عشق چونکہ ایک خالص اور سچا جذبہ ہے جس میں عاشق اپنے سود و زیاں کی پروا نہیں کرتا۔ اس لیے شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ اگر اس سلسلے میں کوئی مقابلہ یا آزمائش آجائے تو کچھ اس میدان میں داو پر لگا دوں۔ کیوں کہ محبت بھی قربانی دے کر ہی امر ہوتی ہے۔ اس میں جیت کی خوشی تو دوچند ہوتی ہے لیکن اس میں شکست بھی ہار تسلیم نہیں کی جاتی۔ کیوں کہ سچا عشق، زندہ جاوید ہوتا ہے۔ اگر تیرا عشق سچا ہے اور تو نے عشق کی بازی لگانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ بغیر کسی خوف و خطرے سے بازی لگانے میں دیر نہ کرو۔ اگر تم یہ بازی جیت کر کامیاب ہو گئے اور

www.Perfect24u.com

محبوب مل گیا تو پھر مزے ہی مزے ہیں اور اگر اس کھیل میں تم نے شکست کھائی اور جان سے گزر گئے تو یہ بھی جیت ہے۔ اسے ہار نہیں کہا جا سکتا۔ ہار کر بھی تیری شان سلامت رہے گی۔ (زندان نامہ)

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

مشق

سوال نمبر۱۔ اس غزل کے قوافی لکھیں۔

جواب: ہاتھ، رات، حالات، بات، ذات اور مات غزل کے قوافی ہیں۔

سوال نمبر۲۔ کوچہ جاناں، میدان وفا، نام ونسب، کون سے مرکبات ہیں۔

جواب: کوچہ جاناں: مرکب اضافی ہے۔ میدان وفا: مرکب اضافی ہے۔ نام ونسب: مرکب عطفی ہے۔

سوال نمبر۳۔ اس غزل میں سے حرف عطف، حروف اضافی اور حروف جار تلاش کر کے لکھیں۔

جواب: حروف عطف: اس غزل کے حروف عطف نام و نسب ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

حرف اضافی: کوچہ جاناں، میدان وفا، عشق کی بازی، ہجر کی رات۔

حروف جار: میں، سے، حروف جار ہیں۔

سوال نمبر ۴۔ اس غزل کے اس شعر میں صنعت تضاد موجود ہے

جواب: اس غزل کے مندرجہ ذیل شعر میں صنعت تضاد موجود ہے۔

گر بازی عشق کی بازی ہے جو چاہو لگا دو ڈر کیسا

اگر جیت گئے تو کیا کہنا ہارے بھی تو بازی مات نہیں

صنعتِ تضاد: (جیت۔ہار)

سوال نمبر ۵۔ غزل کے مطابق درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں:

الف۔ پہلے شعر میں کس بات پر شکر کا اظہار کیا گیا ہے؟

جواب: پہلے شعر میں شاعر نے اس بات پر اللہ کا شکر ادا کیا ہے کہ چشم تصور سے محبوب کا دیدار ہر وقت کرتا رہتا ہے۔ اس کی یاد دل سے محو نہیں ہوتی اور وہ اپنی راتوں کو جدائی کی راتیں نہیں کہتا۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

ب۔ دل بیچے سے کیا مراد ہے؟

جواب: دل بیچنے سے شاعر کی مراد دل قربان کرنا ہے۔

ج۔ تیسرے شعر کے مطابق کس انداز کو دوام حاصل ہے؟

جواب: جو لوگ سچے عشق کی خاطر اپنی جان قربان کر دیتے ہیں تو وہ دائمی زندگی کی مسرتیں حاصل کر لیتا ہے۔

د۔ میدان وفا اور عام زندگی میں کون سی چیز مشترک نہیں ہے؟

جواب: میدان وفا میں نام و نسب اور خاندان مشترک نہیں۔

ہ۔ عشق میں جیت اور ہار کو ایک جیسا مقام کیوں دیا جاتا ہے؟

جواب: اگر عشق میں کوئی جیت جاتا ہے۔ تو یہ بہت بڑی خوش قسمتی ہے اور جو ہار جاتا ہے اس کی یہ ہار اور شکست بھی شکست نہیں ہوتی بلکہ اس کا نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے اور لوگ اس کی قربانی کو یاد کرتے ہیں۔

www.Perfect24u.com

شعر:

وہ کلام موزوں جو با مقصد ہو، ایک خیال کو ظاہر کرے اور جس کے دونوں مصرے ایک ہی وزن میں ہوں "شعر" کہلاتا ہے۔